

# از عدالت عظمیٰ

نکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال

17 اپریل 1953

بنام

ایچ۔ ہیرجی۔

[ پنجابی شاستری چیف جسٹس، مکھرجیہ، ایس آر داس اور غلام حسن جسٹس صاحبان ]

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ (1922)، دفعہ 10 (2) (xv) - کاروباری اخراجات - ذخیرہ اندوزی اور منافع بخش ایکٹ کے تحت جرم کے لیے مجرمانہ قانونی چارہ جوئی کے خلاف دفاع میں تاجر کے ذریعے کیے گئے اخراجات - نتیجہ اخذ کرنا - جب حتمی ہو۔

کاروبار کرنے والا مدعا علیہ پر غیر معقول قیمت پر سامان فروخت کرنے کے الزام میں ذخیرہ اندوزی اور منافع بخش آرڈیننس کی دفعہ 13 سال 1943 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ آخر کار اسے بری کر دیا گیا اور بعد کے سال کے لیے اس نے اپنی تشخیص میں دعویٰ کیا کہ 10895 کی رقم جو اس نے الزام کے خلاف اپنے دفاع میں خرچ کی تھی، اسے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت اس کی آمدنی سے "مکمل اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقاصد کے لیے طے شدہ یا خرچ شدہ" کے طور پر کاٹا جانا چاہیے۔ اپیلٹ ٹریبونل نے کہا ہے کہ کسی بھی ثبوت کی عدم موجودگی میں ذاتی آزادی کو خطرے میں ڈالنے کا امکان تھا، اس پر جرمانہ عائد ہونے کا صرف امکان تھا، کہ خود کو جرمانے سے بچانے کا مقصد دفاع کے بنیادی مقصد کے ساتھ اتنا پیچیدہ طور پر ملا ہوا تھا جو صرف مدعا علیہ کا نام ایک اچھے تاجر کے طور پر برقرار رکھنے اور اس کے اسٹاک کو کم فروخت ہونے سے بچانے کے مقصد سے تھا، کہ اسے نظر انداز کیا جاسکے، اور یہ کہ، اس لیے، دعویٰ دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت قابل اجازت تھا۔ ایک حوالہ پر عدالت عالیہ نے کہا دیا کہ ٹریبونل کا نتیجہ ایک حقیقت ہے اور اس پر پابند ہے۔ مزید اپیل پر: فیصلہ کیا گیا کہ (1) ٹریبونل کا نتیجہ حقیقت میں نہیں تھا اور حوالہ کا فیصلہ کن نہیں تھا۔ (2) ٹریبونل کے نتیجے کو قید کی سزا پر ختم ہونے والے استغاثہ کے امکان پر غور کرنے سے انکار کر دیا تھا اور انکم ٹیکس حکام پر یہ ثابت کرنے کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے کہ استغاثہ کے نتیجے میں اسے قید ہو سکتی ہے۔ اور اس وجہ سے نتیجہ عدالت پر پابند نہیں تھا۔ (3) کسی بھی صورت میں، اخراجات کو "خرچ نہیں کہا جاسکتا یا مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقاصد کے لیے خرچ کیا جاسکتا

ہے " ایکٹ کی دفعہ 10(2) (xv) کے اندر۔

سول قانونی چارہ جوئی میں ہونے والے قانونی اخراجات جو کسی کاروباری موقف کو جاری رکھنے سے متعلق معاملات سے مختلف بنیادوں پر پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ایسی صورت میں اس بنیادی یا ثانوی مقصد کے بارے میں کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا جس کے لیے اخراجات کیے گئے تھے۔

دفعہ 10(2) (xv) کے تحت اس طرح کے اخراجات کی کٹوتی کا انحصار قانونی کارروائی کی نوعیت اور مقصد پر ہونا چاہیے نہ کہ اس کے حتمی نتائج پر اور اس لیے دفعہ 10(2) (xv) کے مقاصد کے لیے کامیاب اور ناکام دفاع کے اخراجات کے درمیان فرق نہیں کیا جاسکتا۔

جے۔ بی۔ اڈوانی بنام کمشنر انکم ٹیکس (1950) 18 آئی۔ ٹی۔ آر 557) کا دیا گیا حوالہ۔ انکم ٹیکس کمشنر بنام

در بھنگہ کے مہاراجا دھیراج (1942 ایل۔ آر۔ 69 آئی۔ اے۔ 15) ممتاز۔

دیوانی ایپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1952 یوانی اپیل نمبر 75 بابت 1952۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 46 بابت 1950 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے جوڈیکلچر (ہیریز چیف جسٹس اور بنرجی

۔ جج) کے 16 جنوری 1951 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی۔ کے۔ ڈیفٹری (بشمول جی۔ این۔ جوشی)۔

مد عالیہ کی طرف این۔ سی۔ چٹرجی (بشمول پی۔ کے۔ سین گپتا)۔

17 اپریل 1953۔ عدالت کا فیصلہ پتھلی شاستری چیف جسٹس کے ذریعے دیا گیا تھا۔ یہ کلکتہ میں عدالت عالیہ

آف جوڈیکلچر کے ایک فیصلے کی اپیل ہے جس میں مد عالیہ کے حق میں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (جسے اس کے بعد

ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ

66A کے تحت ایک حوالہ کے جواب میں دیا گیا ہے۔

مد عالیہ بنگال پوٹریز لمیٹڈ کے فروخت کرنے والے ایجنٹوں کی حیثیت سے کاروبار کرتا ہے، اور اس پر ذخیرہ

اندوزی اور منافع بخش آرڈیننس، 1943 کی دفعہ 13 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ (آرڈیننس نمبر XXXV

بابت 1943) اس توضیحات کی دفعہ 6 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے معقول سے زیادہ قیمتوں پر سامان فروخت کرنے

کے الزام پر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگست 1944 میں استغاثہ کے آغاز سے پہلے مد عالیہ کے کاروباری احاطے کی تلاشی لی

گئی تھی اور اس کے اسٹاک کا ایک حصہ ضبط کر کے لے جایا گیا تھا۔ مد عالیہ نے 10895 روپے خرچ کر کے مقدمے کا

دفاع کیا۔ اور استغاثہ کی کارروائی 16 فروری 1945 کو بری ہونے پر ختم ہوئی۔ سال 1945-46 کے لیے انکم ٹیکس کی

اپنی تشخیص میں، مدعا علیہ نے مذکورہ رقم 10,895 روپے ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے تحت اس کے کاروبار کے منافع سے کٹوتی کا دعویٰ کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے دعوے کی اجازت نہیں دی لیکن ایپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے اس کی اجازت دے دی، اور ان کے فیصلے کی تصدیق انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ بیچ نے کی۔ اس کے بعد، انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال نے ٹریبونل میں درخواست کی کہ وہ ایکٹ کی دفعہ 66A کے تحت عدالت عالیہ کے فیصلے کے لیے ایک کیس بیان کرے، اور ٹریبونل نے اس کے مطابق مندرجہ ذیل سوال کو اپنے فیصلے کے لیے اس عدالت کو بھیج دیا:-

کیا اس معاملے کے حالات میں ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ 10895 روپے کی رقم۔ مجرمانہ کارروائی کے دفاع میں خرچ کیا گیا ایک ایسا خرچ تھا جو بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے مطابق کاروبار کے مقصد کے لیے مکمل طور پر اور خصوصی طور پر خرچ کیا گیا تھا۔

انکم ٹیکس افسر کی طرف سے پیش کردہ اپیل کو مسترد کرتے ہوئے ٹریبونل نے مشاہدہ کیا:

"یہ براہ راست کہا جاسکتا ہے کہ یہ کسی بھی مواد سے ثابت نہیں ہوا ہے کہ اس طرح کے معاملات میں جرم قید میں ختم ہوسکتی ہے۔ یہ سوال کہ ذاتی آزادی خطرے میں پڑنے کا امکان تھا اس لیے ہم اس پر غور نہیں کریں گے..... کسی بھی صورت میں، اس خاص معاملے میں کسی بھی مواد کی عدم موجودگی میں کہ ذاتی آزادی کو خطرے میں ڈالنے کا امکان تھا، ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ سزا کا امکان تھا جس میں مدعا علیہ کو جرمانہ کیا گیا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جرمانے سے خود کو بچانے کا عنصر، اگر کوئی ہو تو، ہوسکتا ہے، لیکن یہ دفاع کے بنیادی مقصد کے ساتھ اس قدر پیچیدگی کے طور پر ملا ہوا ہے کہ ہم اس چھوٹے سے عنصر کو نظر انداز کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہماری رائے میں، دفاع صرف ایک اچھے تاجر کے طور پر اس کا نام برقرار رکھنے اور اس کے اسٹاک کو کم فروخت ہونے سے بچانے کے مقصد سے تھا اگر عدالت نے قرار دیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے وصول کی جانے والی قیمتیں غیر معقول تھیں۔

حوالہ پردیے گئے حکم میں ہیری بیز چیف جسٹس (جس سے جسٹس بنرجی نے اتفاق کیا) نے تبصرہ کیا:

"ہر مجرمانہ کارروائی میں جہاں کسی کاروبار یا پیشہ ور شخص کے اچھے نام کی حفاظت کے لیے معاملے کا دفاع کیا جاتا ہے، ممکنہ جرمانے یا قید کا خوف ہمیشہ موجود ہونا چاہیے۔ لیکن ٹریبونل نے نشاندہی کی ہے کہ یہ کاروبار کے اچھے نام کے تحفظ کے ساتھ اس قدر پیچیدہ طور پر ملا ہوا تھا کہ یہ اچھی طرح سے پایا جاسکتا ہے کہ فوجداری مقدمے میں دفاع میں خرچ ہونے والی رقم صرف اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقصد کے لیے خرچ کی گئی تھی۔ دریافت حقیقت کی تلاش ہے اور ہم پر پابند ہے۔ فاضل ججوں نے بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کا حوالہ دیا۔۔۔ جسٹس بی اڈوانی بنام کمشنر انکم ٹیکس (1) اور کہا کہ مدعا علیہ نے ایسے معاملات میں قابل اطلاق دونوں ٹیسٹوں کو مطمئن کیا: اس پر ایک لین دین کے حوالے سے الزام عائد کیا

گیا تھا جو کاروبار کے عام نصاب میں ہوا تھا اور اس پر ایک تاجر کی حیثیت سے الزام عائد کیا گیا تھا۔ "اگر یہ دونوں ٹیسٹ مطمئن ہو جائیں اور عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ اخراجات کا بنیادی مقصد کاروبار کے اچھے نام کی حفاظت کرنا ہے، تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اخراجات مکمل طور پر اور خصوصی طور پر کاروبار کے مقاصد کے لیے تھے۔ فاضل ججوں نے اس کے مطابق حوالہ دیئے گئے سوال کا مثبت میں جواب دیا۔ تاہم، انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 66-اے (2) کے تحت ایک ٹیٹیفیکیشن فراہم کی کہ یہ مقدمہ اس عدالت میں اپیل کے لیے موزوں ہے۔

ہم اس بات سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ ٹریبونل کا نتیجہ، جس کا حوالہ دیا گیا ہے، حقیقت کے نتیجے کے طور پر عدالت پر پابند ہے اور حوالہ کا فیصلہ کن ہے۔ ٹریبونل کے نتیجے کو مدعا علیہ کی سزا اور جرم میں مجرمانہ کارروائی کے خاتمے کے امکان پر غور کرنے سے انکار کی وجہ سے بگاڑ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے، مدعا علیہ پر دفعہ 13 کے تحت مقدمہ چلایا گیا جس میں کہا گیا ہے: "جو بھی اس آرڈیننس کے توضیحات کی خلاف ورزی کرے گا اسے پانچ سال تک کی مدت کے لیے قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔" مدعا علیہ پر دفعہ 6 کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا گیا تھا، جو ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے کسی چیز کے ڈیلریا پر ڈیوسر کے ذریعے کسی ایسے قیمت کے لیے فروخت کرنے سے منع کرتا ہے جو غیر معقول ہو اور ذیلی دفعہ (2) "غیر معقول قیمت" کی وضاحت کرتی ہے۔

اس طرح آرڈیننس بنانے والوں نے اس جرم کو اس کے سماج دشمن کردار کے پیش نظر روک تھام کی سزا کا مطالبہ قرار دیا ہے، اور یہ تجویز کرنا بے کار ہے کہ ایسے معاملات میں سزا کو ثابت کرنا انکم ٹیکس حکام کا کام ہے۔ اس کے نتیجے میں قید کی سزا ہو سکتی ہے اور یہ کہ، اس طرح کے ثبوت کی عدم موجودگی میں، زیادہ سے زیادہ، صرف سزا اور جرمانے کا امکان تھا۔ ہم اس تبصرہ کی تعریف نہیں کر سکتے کہ "یہاں تک کہ سزا اور جرمانے کا یہ موقع بھی دفاع کے بنیادی مقصد کے ساتھ اتنا پیچیدہ طور پر ملا ہوا تھا کہ اسے نظر انداز کیا جاسکتا تھا۔" استدلال کی اس لائن پر پہنچنے والا نتیجہ واضح طور پر آرڈیننس کے تحت استغاثہ میں شامل خطرے کے بارے میں سنگین غلط فہمی کی وجہ سے خراب ہوتا ہے اور اسے حوالہ سے نمٹنے میں عدالت پر پابند نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر، جیسا کہ عدالت عالیہ نے محسوس کیا، ہر مجرمانہ کارروائی میں جہاں کسی کاروبار یا پیشہ ور شخص کے اچھے نام کی حفاظت کے لیے معاملے کا دفاع کیا جاتا ہے، ممکنہ جرمانے یا قید کا خوف ہمیشہ موجود ہونا چاہیے، تو کسی بھی عدالت کے لیے عام طور پر یہ کہنا مشکل ہونا چاہیے کہ دفاع کے لیے ہونے والے اخراجات، چاہے انہیں ملزم شخص کے "ذاتی اخراجات" کے طور پر نہ سمجھا جائے، "کاروبار کے مقاصد کے لیے مکمل طور پر اور خصوصی طور پر طے شدہ یا خرچ کیے گئے اخراجات" کی تشکیل کرتے ہیں۔ مدعا علیہ کے قابل وکیل نے صاف طور پر اعتراف کیا کہ وہ کتابوں میں ایسا ایک بھی مقدمہ تلاش کرنے کے قابل نہیں تھا جہاں کسی شخص کے ذریعہ مجرمانہ مقدمے کا دفاع کرنے میں تجارت یا پیشے کا استعمال کرنے والے اخراجات،

جو اس کے کاروبار یا پیشہ ورانہ سرگرمیوں سے پیدا ہوتے ہیں، کو انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے اس کے منافع یا منافع کی تشخیص میں کٹوتی کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ دلیل کے دوران متعدد مقدمات کا حوالہ دیا گیا جہاں سول قانونی چارہ جوئی میں ہونے والے قانونی اخراجات، جو کسی کاروبار کو جاری رکھنے سے متعلق حادثاتی معاملات سے پیدا ہوتے ہیں، کو اس کے منافع کی گنتی میں کٹوتی کے طور پر اجازت دی گئی تھی، مثال کے طور پر، انکم ٹیکس کمشنر بنام در بھنگہ کے مہاراجا دھیراج (1)، جہاں پر یوی کونسل نے فیصلہ دیا کہ کسی کمپنی کی مالی اعانت کے لیے کافی فنڈز پیش کرنے کے الزامات کاروباری اخراجات کے طور پر قابل قبول تھے۔ کیس کے اس طبقے میں، اس بنیادی یا ثانوی مقصد کے بارے میں کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا جس کے لیے قانونی اخراجات کیے گئے تھے جیسا کہ فوجداری مقدمے کے معاملے میں جہاں دفاع کو ملزم شخص کو ممکنہ سزا اور مقررہ جرمانے کے نفاذ سے بچانے کے مقصد سے آسانی سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی ہم مطمئن ہیں، جیسا کہ اس وقت مشورہ دیا گیا ہے، کہ بمبئی کیس (1) میں ایک کامیاب اور ناکام دفاع کے قانونی اخراجات کے درمیان فرق درست ہے۔ دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت اس طرح کے اخراجات کی کٹوتی کا انحصار اس کاروبار کے سلسلے میں قانونی کارروائی کی نوعیت اور مقصد پر ہونا چاہیے جس کے منافع کی گنتی جاری ہے، اور اس کارروائی کے حتمی نتائج سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ انکم ٹیکس کی تشخیص ہر سال کے لیے کی جانی چاہیے اور اسے اس وقت تک نہیں روکا جاسکتا جب تک کہ قانونی کارروائی کے ذریعے حتمی نتیجہ، جو کئی عدالتوں سے گزر سکتی ہے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

بتائی گئی وجوہات کی بناء پر ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور منفی میں مذکور سوال کا جواب دیتے ہیں۔ اپیل کنندہ یہاں اور پچلی عدالت دونوں میں اپنے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجا دھیکشا۔

جواب دہندہ کا ایجنٹ: ایس۔ سی۔ بنرجی۔